محترم احسان قادری (ڈیرہ غازی خان)

پاسبانِ حُریّت، سپہ سالارِ کاروانِ ختمِ نُبوت

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

مجمع ہو عاشقوں کا نہ کیوں خانقاہِ علیہ الرحمت میں
سر خم ہوئے ہیں شاہوں کے اس بارگاہ میں

تبلیغِ دین کرتے رہے تاحیات آپ
کرتے رہے جہاد سدا حق کی راہ میں

للکارا مثلِ شیر ہر اک گام آپ نے
جچتا نہ تھا عروجِ فرنگی نگاہ میں

ٹوٹے ہزار کوہِ ستم سر پہ بار بار
لغزش کبھی نہ آئی مگر عزمِ شاہ میں

زندانِ دشمناں میں گزاری تمام عمر
لیکن نہ فرق آیا کوئی عِزو جاہ میں

بے خوف ہو کے پرچمِ حق کو کیا بلند
شمعیں جلائیں نور کی دورِ سیاہ میں

شاید نصیب سے ہی کہیں ہو مجھے نصیب
جو لطف آیا آپ کی آرامگاہ میں

اللہ کے حبیبوں کا مجھ پر رہا کرم
عمرِ جہاں و گرنہ کٹی ہے گناہ میں

احسان ان کا جذبۂ ایثار کیا کہوں
جرنیل تھے وہ ایک خدائی سپاہ میں

سید کاشف گیلانی

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

دل و نظر کو جھنجھوڑ کر وہ ہمیں اک انعام دے رہا تھا
وہ قتل گاہوں میں زیرِ خنجر خدا کا پیغام دے رہا تھا

وہ حریت کا علم اٹھائے نگر نگر میں پکارتا تھا
یہ قوم بھولی تھی جس سبق کو اسے وہی کام دے رہا تھا

فقط وہ اک شخص نیند جس نے فرنگیوں کی حرام کر دی
نوید آزادیوں کی تنہا ہمیں وہ ہر گام دے رہا تھا

وہ جب بھی قرآں ہمیں سناتا جگر پہاڑوں کے چھوٹ جاتے
ہمیں یقیناً جگا رہا تھا وہ جگرتی عام دے رہا تھا

کسی فرنگی نے اک نبی کو اٹھایا پنجاب کی زمیں سے
ہماری غیرت سے کھیلتا تھا ہمیں وہ دشنام دے رہا تھا

بخاری جیسا جو شیرِ نر ہو وہ کیسے چھوڑے گا منتری کو
جو کفر ہاتھوں میں کذب کے تھا تو صدقِ اسلام دے رہا تھا

نہ ہم نے کاشف کوئی بھی پایا جو مست مئے ہو بخاری جیسا
اٹھا کے خمِ خانۂ نبی سے ہر اک کو وہ جام دے رہا تھا